OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

Hazara Islamicus, Vol.:11, Issue: 02,July-Dec 2022
PP: 54-67

وبائی صورت حال میں تحفظ جان کے لیے اقدامات، شرعی وسائنسی نقطہ نظر، تحقیقی مقالہ

Steps for Life Saving in Pandemic: sharīʿa and Scientific Perspective

Ehtasham ul Haq
Ph.D Scholar Dept. of Quran & Tafseer AIOU Islamabad

Ataullah
Ph.D Scholar Dept. of Islamic thought and Culture AIOU Islamabad

Abstract

Lockdown, quarantine, social distancing, and other necessary steps during the pandemic of Covid-19 aim to preserve the human life. Preservation of life is one of the objectives of Islamic Shariah. Precautionary and necessary measures to save the life of human being are highly recommended in Quranic verses and Prophetic narrations (Hadith). Imposing these steps by the government is sometimes condemned and opposed by many clergies which led layman to confusion resulted in problems to control the critical situation owing to pandemic. What is the fact of matter? are there solid grounds and arguments in shariah which provide guidance in such bad situation. The study is carried out to answer these questions and explore the fact of the subject matter. All major steps for the control and prevention of Covid- 19 contagion are studied and analysed in shariah as well as scientific perspective.

Key Words: *Covid-19,necessary steps,Objectives,* sharīʿa, *Scientific perspective.*

تعارف

جب سے انسان معرض وجود میں آیا، اس وقت سے مختلف امراض بھی اس کا تعاقب کیے ہوئے ہیں اور انسان ان وبائی امراض سے بچنے کے لیے مختلف تدابیر پر عمل پیرا ہے۔ عصر حاضر میں کورونا جیسا موذی مرض جب پوری دنیا پر عذاب الہی بن کر مسلط ہوا تو اس وقت بنی نوع انسان کی بقاء کے لیے لاک ڈاون کی اصطلاح معرض وجود میں آئی ۔ "لاک ڈاؤن " دراصل دو انگریزی الفاظ "Lock" اور "Down" کے مجموعے کا نام ہے، جس کے لیے عربی میں "ضمان سلامة المواطن ، مکمل لاک ڈاون کے لیے الاغلاق، الاغلاق الشامل/الکامل/التام اور جزوی بندش کے لیے "الاغلاق الجزئی" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کا اردو

CC BY

میں معنی " شہریوں کی سلامتی کو یقینی بنانے یا تالہ بندی کے آتے ہیں اور عرف عام میں شہریوں کی جان کی حفاظت کے لیے کیے جانے والے ریاستی اقدامات کو لاک ڈاون سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لاک ڈاون کے ذریعے مخصوص مدت تک کسی بھی علاقے میں شہریوں کی نقل وحرکت اور آمدورفت پر پابندی عائد کی جاتی ہے تاکہ انھیں کسی بھی طرح کے ممکنہ نقصانات سے محفوظ رکھا جاسکے۔ تالہ بندی/لاک ڈاون کی یہ جدید اصطلاح 1973ء میں سامنے آئی اور پھر وقتاً فوقتاً مختلف وباؤں کے دوران ریاستی اداروں کی طرف سے اس پر عمل کروایا جاتا رہا تاکہ بنی نوع انسان کو محفوظ رکھا جاسکے۔ کورونا وائرس Covid- 19 نے اب تک عالمی وباوں کی طرح پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور معلوم نہیں کہ وباء کا یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا، کیونکہ وبائیں اور امراض موت کے اسباب ہیں اور موت سے انسان کو چھٹکارہ نہیں مل سکتا۔ " کورونا وائرس " کی شدت کی وجہ سے سماجی دوریاں پیدا کرنے کے لیے تعلیمی ادارے بند کردیے گئے، عبادت گاہوں تک کی طرف لوگوں کو ایس او پیز کے ساتھ جانے کا حکم دیا گیا۔ تجارتی مراکز کو مکمل لاک ڈاون کے ساتھ بند کروایا گیا، لاک ڈاون کے یہ اعلانات چائنہ، اٹلی، فرانس، سپین اور دنیا کے دیگر ممالک میں سامنے آئے۔ سفری پابندیاں عائد کی گئیں اور ایس او پیز کی خلاف ورزی کرنے والوں پر بھاری جرمانے عائد کیے گئے۔

تقریباً ایک صدی قبل سپینش [1] فلو کی وباء اسی طرح انسانیت پر مسلط ہوئی، جو کشتیوں اور ٹرینوں پر سفر کرنے والے مسافروں کے ذریعے پھیلی۔ اس وباء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے میں کئی ہفتے اور مہینے لگے تھے، جب کہ کورونا وائرس راتوں رات دنیا کے ایک کونے سے دوسرے میں پہنچا۔ اگر موجودہ ترقی یافتہ دور کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایک طرف انسان تیز رفتار سفری وسائل سے مستفید ہو رہا ہے تو دوسری طرف یہی تیز رفتار سفری وسائل بنی نوع انسان پر بیماریاں مسلط کرنے کا باعث بھی بن رہے ہیں۔

" سارس وائرس " [2] چین کے شہر " ووہان " سے شروع ہوا اور کینیڈا کے شہر ٹورانٹو، ہانگ کانگ، میٹروپول اور امریکہ کی کئی ریاستوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اس وائرس کی وجہ سے ڈاکٹرز، لیبارٹری ٹیکنیشنز، مریض سے پہلے متاثر ہو کر دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ اہل دنیا کے پاس ان عالمی وباوں بالخصوص " کورونا وائرس " کی روک تھام کے لیے تین بڑے ہتھیار ہیں۔

1۔ ٹریکنگ۔

2۔ آئیسولیشن / تنہائی نگہداشت۔

3۔ علاج معالجہ

کورنا وائرس کے مریضوں کو کئی دن تک انتہائی نگہداشت کے شعبہ میں رکھا جاتا ہے، کیونکہ یہ وائرس انسان کے نظام تنفس کو متاثر کرتا ہے اور مریض کے لیے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ مریض کو وینٹی لیٹر کے ذریعے مصنوعی آکسیجن فراہم کرکے زندہ رکھا جاتا ہے۔ وبائی ایام میں قرآن مجید نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لیے واضح تصور پیش کیا ہے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے میڈیکل سائنسز کے تجربات نے وبائی امراض کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

بنی نوع انسان پر پہلی وباء

تاریخ انسانیت کا مطالعہ کرنے والی شخصیات آگاہ ہیں کہ دنیا مختلف اوقات میں بڑے سانحات سے دوچار ہوتی رہی ہے اور ان وبائی امراض کے نتیجہ میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بنے ہیں۔ وبائی امراض میں "طاعون "ایک موذی مرض ہے ، تاریخ انسانیت میں کروڑوں لوگ "طاعون "کے مرض میں مبتلا ہو کر دنیا سے جاچکے ہیں۔ طاعون کی وباء کا وقوع اسلام سے پہلے بھی کئی بار ہو چکا ہے، تاہم تاریخ اسلام میں اس کی ابتداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شام سے ہوئی۔ معجم البلدان میں علامہ یاقوت حمویؒ لکھتے ہیں :

ومنها كان ابتداء الطاعون في أيام عمر بن الخطاب، ﷺ، ثم فشا في أرض الشام فمات فيه خلق كثير لا يحصى من الصحابة، رضي الله عنهم، ومن غيرهم[3]

(طاعون کی ابتداء حضرت عمر کے دور میں ہوئی پھر یہ شام میں پھیلی اور اس سے ان گنت صحابہ ودیگر افراد فوت ہوئے)

"وبا"کے زمانہ میں ہونے والی اموات کی حتمی تعداد کا علم ہونا مشکل ہوتا ہے تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں 18ھ میں طاعون سے فوت ہونے والوں کی تعداد کے متعلق شیخ عبدالمومن عبدالحق لکھتے ہیں :

كان ابتداء الطاعون المنسوب إليها فى زمن عمر، قيل مات فيه خمسة وعشرون ألفا[4]

(اس منسوب طاعون کی ابتداء حضرت عمر کے دور میں ہوئی، کہا گیا ہے کہ اس میں پچیس ہزار لوگ فوت ہوئے)

طاعون کی وبا بنی اسرائیل سے بنی نوع انسانوں کا پیچھا کرتی چلی آرہی ہے۔ اس وبائی مرض سے مصر، شام، بلخ، بخارا، دمشق، قسطنطنیہ اور دیگر علاقے شدید متاثر ہوئے۔ خاص طور پر 1347ھ سے 1351ھ تک طاعون کی وبا نے دنیا کو شدید طریقے سے میں اپنی لپیٹ میں لیے رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ اگر یہ وباء دنیا میں نہ ہوتی اور انسانی آبادی میں ہونے والا اضافہ یوں ہی جاری رہتا تو اس وقت آبادی میں بڑی حد تک اضافہ ہو چکا ہوتا۔ طاعون کا جرثومہ مشرقی ایشیاء سے ہوتا ہوا تجارتی راستوں سے مشرق وسطیٰ بعد ازاں یورپ جا پہنچا جہاں کی ساٹھ فیصد آبادی کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔

اس خوفناک تباہی کے نتیجہ میں مردوں کو دفنانے والا بھی کوئی نہ بچا تھا۔ اس وبا کے اثرات کی وجہ سے تاریخ میں پہلی بار دنیا کی مجموعی آبادی کم ہوئی اور دوبارہ آبادی کو اس سطح پر پہنچنے کے لیے تقریباً دو سو سال لگے۔ وقتاً فوقتاً انسانی تاریخ میں وبائی امراض کا حملہ جاری رہا ہے۔ اس وبا سے بچنے کے لیے بنی نوع انسان نے شرعی طریقوں کے ساتھ سائنسی نقطہ نظر کو بروئے کار لاتے ہوئے عصری علوم سے استفادہ کیا۔ عصر حاضر میں کورونا کی موذی مرض کی وجہ سے تقریباً دو کروڑ سے زائد لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

کورونا وائرس کی ابتداء

عالمی وباؤں میں سے ایک وبا "کورونا وائرس " بھی ہے، جس کے متعلق محققین اور میڈیکل سائنسز لیبارٹریز کے ماہرین کا خیال ہے کہ اس کی ابتداء چائنہ کے شہر "ووہان " سے ہوئی، جہاں ایک چمگادڑ نے اپنی لید سے یہ وائرس چھوڑا۔ جہاں سے یہ وائرس جنگل میں گرا اور پنگولین نام کے جانور کے فضلے سے ملا۔ پھر اس نے دوسرے جانوروں کو متاثر کیا اور اس سے یہ

سلسلہ بڑھتے بڑھتے انسانوں تک آن پہنچا۔ اس وائرس سے لاکھوں لوگ لقمہ اجل بنے[5]۔

لاک ڈاون پر مذہبی اور سائنسی شخصیات کا رد عمل

جب "کورونا وائرس" پھیلنے لگا تو اس کی روک تھام کے لیے مختلف علماء، ماہرین طب، اصحاب علم و فضل نے اپنی علمی بساط کے مطابق بنی نوع انسان کو اس موذی مرض سے نجات دلانے کے لیے ہر ممکنہ کوششیں کیں تاکہ انسانی معاشرے کو اس موذی مرض سے بچایا جاسکے۔ تاریخ انسانیت کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ وبائی مرض سے بچنے کے لیے سب سے موثر طریقہ کار لاک ڈاون کا ہی ہوتا ہے، جس کے تحت ہر ملک کے ہر فرد کو ریاستی سطح پر پابند بنایا جاتا ہے کہ وہ گھر میں ہی ٹھہرا رہے۔ باہر نکلنے اور اپنے مرض سے دوسروں کو متاثر کرنے سے گریز کرے۔ اسی وجہ سے "کورونا وائرس" کے دنوں میں کام کاج کرنے والوں کو بلاضرورت بازاروں کا رخ کرنے حتیٰ کہ مساجد میں جانے سے روک دیا گیا۔ ایسے وقت میں کئی مذہبی شخصیات میدان میں آگئیں اور انھوں نے حکومتی لاک ڈاون کی شدید الفاظ میں مذمت بھی کی اور اسے اسلام اور مذہب کے خلاف سازش قرار دیا۔ ان حالات کا تقاضہ تھا کہ انسانیت کی جان بچانے کے لیے کیے جانے والے لاک ڈاون کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے اور بتایا جائے کہ وبائی امراض کے زمانہ میں ایک مسلم معاشرے کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے۔ اسی ضرورت شدیدہ کے پیش نظر مقالہ میں لاک ڈاون کی شرعی حیثیت کو قرآن وسنت کی واضح نصوص سے ثابت کرنے کی سعی کی گئی تاکہ جان بچانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے خلاف لوگوں کا رد عمل اور پڑھے لکھے لوگوں کے تحفظات کا خاتمہ ممکن ہو۔

سائنسی ماہرین کی جانب سے کورونا وائرس کی روک تھام کے لیے جہاں ویکسین تیار کی گئی، وہاں پہاڑی علاقوں اور جنگلات کا رخ بھی کیا گیا ہے تاکہ جڑی بوٹیوں کی تلاش کی جائے جو کورونا کی روک تھام کے لیے معاون ثابت ہوسکیں اور انسانیت کو اس سے بچایا جائے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کو کورونا کے خلاف جاری جنگ میں مرکز مانا جاتا ہے، جو کورونا سے متعلق دس ہزار تحریریں روزانہ کی بنیاد پر حاصل کرکے ماہرین کے پاس بھیجتا رہا تاکہ کورونا کے خلاف برسرپیکار افراد کی تحقیقات میں ہم آہنگی پیدا ہو اور انکشافات، تجربات اور مشاہدات کو لیبارٹریز میں پرکھا اور جانچا جائے۔ کورونا کے خلاف جاری جنگ میں سائنسدانوں کے لیے جامعات نے خطیر رقم کے اعلانات بھی کر رکھے ہیں، تاکہ بنی نوع انسانوں کی جان بچائی جاسکے۔

تحفظ جان، قرآن مجید کے تناظر میں

تحفظ جان کے لیے کیے جانے والے لاک ڈاون کی شرعی حیثیت کا جائزہ لینے کے لیے ہمیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ایسی متعدد نصوص ملتی ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسانیت کی جان بچانے کے لیے لاک ڈاون کتنا لازمی اور اہم ہے۔ نیز اس کا شعور اور ادراک صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ چیونٹیوں جیسی مخلوق کو بھی اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے جو اپنے علاقوں میں ایک ملکہ کے تحت زندگی بسر کرتی ہیں اور موسمی شدت کے حساب سے اپنے لیے غذاء کا بندوبست کرتی رہتی ہیں۔ گندم کے دانے کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرتی ہیں تاکہ وہ نمی سے اگ نہ جائے۔ قرآن مجید نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی، ان کی کائنات پر حکومت اور لشکر کی جاہ وحشمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر کا چیونٹیوں کے ایک گروہ پر سے گزر ہوا۔ ایک چیونٹی نے دیکھا کہ لشکر آرہا ہے اور کہیں ہمیں روند نہ ڈالے، تب اس چیونٹی نے اپنی اور دوسری چیونٹیوں کی جان بچانے کے لیے جو اعلان کیا، اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا حصہ بنا کر انسانیت کو دوسروں کی جان بچانے، خیر خواہی کرنے

اور بھلائی کے لیے کام کرنے کی ترغیب دی۔ فرمان خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (6)

(اے چیونٹیو اپنے گھروں میں داخل ہو جاو، کہیں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں بے خیالی میں روند نہ ڈالے)

غور کیجیے کہ ایک چیونٹی اپنی ساری قوم کی جان بچانے کے لیے کس طرح فکر مند ہے اور انھیں لشکر کے روندنے کے ڈر سے آگاہ کر رہی ہے اور جب اس نے محسوس کیا کہ لشکر سلیمان علیہ السلام انھیں تہس نہس کر ڈالے گا تو فوراً "لاک ڈاون "کا اعلان کرتے ہوئے اپنے بلوں میں داخل ہو کر محفوظ ہو جانے کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں سلیمان علیہ السلام کے واقعہ کا تذکرہ کرنا، پھر جان بچانے کے لیے چیونٹی کا لاک ڈاون کا اعلان کرنا، پھر شارح کا اس سورت کو نمل/چیونٹی کے نام سے ہی موسوم کرنا اس بات کی طرف اشارہ دیتا ہے کہ تحقیق کرنے والوں اور اصحاب بصیرت کے لیے اس میں بہت سی نصیحتیں و حکمتیں ہیں اور جان بچانے کے لیے کیے جانے والے اقدامات معیوب نہیں بلکہ قابل تعریف ہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں انسانیت کے لیے مشعل راہ بناتے ہوئے قرآن مجید کا حصہ بنا ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعے سے انسانوں کو یہ سبق دیا کہ اگر چیونٹیوں کو جان بچانے کا شعور ہے تو انسانوں کو ان سے زیادہ جان بچانے کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ اشرف المخلوقات ہیں۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جب گھروں سے باہر رہنے میں نقصان کا گمان غالب ہو، اور مکین اپنے آپ کو گھروں میں محفوظ سمجھیں تو لامحالہ گھر میں بیٹھے رہنا از حد ضروری ہے۔ شریعت اسلامیہ نے اہل اسلام کو وبائی زمانہ میں اپنے آپ کو گھر تک محدود کرنے کا حکم دیا ہے۔

لاک ڈاون، فرامین رسول کے تناظر میں

عہد رسالت میں وبائی امراض جب بھی آئیں، تو ان میں آپ ﷺ کا طرز عمل ہمیشہ یہ رہا ہے کہ آپ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کا حکم دیتے تھے۔ انھیں بیماری سے ہر ممکن طور پر جان بچانے کی تلقین کرتے اور وبا زدہ علاقوں میں لوگوں کو نہ جانے کا حکم دیتے تھے۔ اس کے متعلق ائمہ حدیث نے کتب میں ابواب باندھے ہیں جن میں واضح کیا گیا ہے کہ وباء سے متاثر ہونے والے مریضوں سے اختلاط کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا (7)

(جب تم کسی زمین میں طاعون کی خبر سنو تو اس میں نہ جاو، اور جب طاعون کسی علاقے میں پھیل جائے اور تم موجود ہو، تو وہاں سے نہ نکلو)

بیماری اللہ تعالیٰ کے حکم سے متعدی ہو کر دوسرے انسان کو متاثر کرتی ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے:

لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ 8

(بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس لے کر نہ جاو)

اس روایت کے پیش نظر میڈیکل سائنس Isolation کا نظریہ پیش کرتی ہے جس کے تحت مریض کو صحت مند افراد

سے الگ رکھا جاتا ہے تاکہ اس کی بیماری سے صحت مند افراد متاثر نہ ہوں۔ عام طور پر لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ[9] سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ بیماری میں متعدی ہونے کی صلاحیت نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے بیماری کے متعدی نہ ہونے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر ان دونوں روایات کے مابین تعارض معلوم ہوتا ہے حالانکہ ان کے مابین تعارض نہیں۔ تطبیق یہ ہے کہ بیماری فی نفسہ متعدی نہیں ہو سکتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔ اسلام نے جاہلیت کے عقیدے کی تردید کی ہے جس کے مطابق کہا جاتا تھا کہ بیماری خود ہی پھیلتی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی عمل دخل نہیں۔ ان کے جواب میں کہا گیا کہ بیماری خود نہیں پھیلتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے متعدی ہوتی ہے۔ البتہ جب بیماری کسی علاقے میں پھیل جائے تو اس میں داخل نہ ہونے کا حکم بھی احتیاط کے تقاضے کے مطابق دیا گیا۔

مسلمان کے لیے بیماری عذاب یا رحمت

اللہ تعالیٰ نے انسان کے جنت میں داخلے اور اپنی ملاقات کے لیے موت کو ذریعہ بنایا ہے۔ موت وہ دروازہ ہے جس سے مسلمان داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اس کے بغیر آخرت کی کسی نعمت کا حصول ممکن نہیں۔ پس جو چیز نعمت کے حصول کا ذریعہ اور سبب ہو، وہ بھی رحمت ہی ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان بیماری میں وفات پا جاتا ہے، وہ بھی شہادت کا درجہ پا جاتا ہے۔ اسی لیے طاعون کی بیماری میں فوت ہونے والے کو شہید قرار دیا گیا ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے منقول ہے کہ میں نے طاعون کے متعلق حضور ﷺ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا:

أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ[10]

(بے شک یہ عذاب ہے اور اللہ جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے، جو شخص طاعون پھیلنے کے بعد اپنے شہر میں ثواب کی نیت کر کے رہے، یہ جانتے ہوئے کہ اسے وہی کچھ ہو گا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس کے لیے شہید جیسا اجر ہو گا)

وبائی امراض سے بچنے کی تدابیر

وبائی امراض سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا نہ صرف میڈیکل سائنسز کا خاصہ رہا ہے، بلکہ میڈیکل سائنسز نے یہ جملہ تدابیر قرآن وسنت اور تاریخ اسلامی سے اخذ کی ہیں۔ چند اہم تدابیر درج ذیل ہیں۔

1۔ گھروں میں محصور ہونا

بیماری کے ایام میں اپنے گھر میں آئیسولیٹ ہونا فرامین رسول ﷺ سے ثابت ہے۔ اس کے باوجود مسلمان بیماری کی وجہ سے فوت ہو گیا، تو شہید کا مرتبہ پائے گا، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ احتیاطی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے موت وحیات کا مالک اللہ کو سمجھتا ہو۔ وہ تدابیر اختیار کرتے ہوئے تقدیر پر کامل یقین رکھتا ہو۔ اس کا یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جو کچھ مقدر کر رکھا ہے، وہ اسے پہنچ کر ہی رہے گا اور موت کے متعلق یقین رکھے کہ موت تدابیر سے رکنے والی نہیں، البتہ تدابیر اس لیے اختیار کرے کہ اس کے اختیار کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی ہی بجاآوری ہے۔ وبائی امراض کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت منقول ہے، اس میں باقاعدہ گھر میں رکے رہنے کے الفاظ موجود ہیں۔ فرمان رسول ﷺ ہے:

أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمْكُثُ فِي بَيْتِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ[11]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اور آپ ﷺ کے یہ فرامین وبائی امراض کے دور میں راہنما اصول کی حیثیت رکھتے ہیں کہ جس علاقے میں خطرناک موذی مرض پھیل جائے تو اس وقت لاک ڈاون کیا جاسکتا ہے کہ نہ کوئی وباء زدہ علاقے میں داخل ہو اور نہ وہاں سے نکلے۔

بیماری کے اثرات کا دیر سے ظاہر ہونا

بعض لوگ اشکال کرتے ہیں کہ جو لوگ وباء زدہ علاقے میں موجود ہوں اور ان پر بیماری کے اثرات ظاہر نہ ہوئے ہوں تو انھیں وہاں سے نکلنے کی اجازت کیوں نہیں دی جا رہی؟ تو جواب یہ ہے کہ قرون اولیٰ کے تجربات اور معاصر میڈیکل سائنسز نے یہ حقیقت ثابت کر دی ہے کہ بعض اوقات وبائی امراض کے جراثیم انسان میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں تاہم انسانی قوت مدافعت کی وجہ سے ان جراثیم کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ کورونا وائرس کی مثال موجود ہے، تحقیق کے مطابق کورونا وائرس پہلے گلے میں انفیکشن کرتا ہے اور کچھ عرصہ بعد نظام تنفس میں جا کر ایک کلچر کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ پھیپھڑوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور انسان کو سانس کی بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک چھوٹا سا جرثومہ ایک بڑے انسان کو موت کی وادی میں اتارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اس لیے حضور ﷺ نے صحت مند افراد کو بھی وبا زدہ علاقوں میں جانے سے منع کیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں سے نکل آئیں اور ان کے جسم میں بیماری کے جراثیم موجود ہوں اور تھوڑے وقت میں بیماری کو ظاہر کر دیں اور وبا دوسرے علاقے میں بھی داخل ہو کر بقیہ لوگوں کو بھی متاثر کر دے۔

2۔ قرنطینہ سنٹر[12]

وبائی امراض کے زمانہ میں گھر میں محصوری کے ساتھ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ ریاست ایک جگہ ایسے مریضوں کو جمع کرے، جہاں ان کی نگہداشت ممکن ہو۔ قرآن مجید کا مطالعہ اور امم سابقہ کی تاریخ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آدمی عذاب میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے میل جول رکھنے والے لوگ بھی متاثر ہو جاتے ہیں۔اسی طرح جن بستیوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا ہے، آپ ﷺ اپنے صحابہ کو ان جگہوں سے جلدی گزرنے کا حکم دیتے تھے۔قرآن مجید نے "سامری[13]" نام کے ایک آدمی کا تذکرہ کیا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اس نے زیوارت سے بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کو گمراہ کیا۔ قوم موسیٰ اس کی پوجا میں لگ گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے بد عادی، جسے قرآن مجید نے یوں نقل کیا:

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ[14]

(فرمایا: جا تیرے لیے زندگی بھر طے کر لی گئی ہے کہ تو جسے دیکھے گا، کہے گا کہ مجھے نہ چھونا)

وہ حیران پریشان جنگل میں پھرتا رہتا تھا۔ جب کسی کو چھو لیتا تو دونوں کو بخار چڑھ جاتا تھا۔ موجودہ دور میں کورونا وائرس میں مبتلا لوگ بھی ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل لینے کے بعد اسی طرح بخار، کھانسی اور زکام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ آج اسی طرح لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں۔

عصر حاضر میں پھیلنے والے "کورونا وائرس" نے فرمان خداوندی کی اس حقیقت کو بھی آشکار کر دیا کہ کورونا کا مریض

وائرس کا شکار ہونے کے باوجود کچھ دنوں تک بیماری کی علامت سے بَری رہتا ہے۔ کچھ دنوں بعد اس کی بیماری کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے کورونا کے مریض کو Isolation میں رکھا جاتا ہے تاکہ کوئی اس کو ہاتھ نہ لگائے اور جراثیم کی روک تھام ہو سکے۔ ابتداءً برطانیہ، چین یا دیگر مغربی ممالک سے آنے والے افراد بظاہر تو صحت مند نظر آتے تھے لیکن اپنے ساتھ جسم اور لباس میں کورونا وائرس لے کر آئے، جس کی وجہ سے کئی لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہو کر لقمہ اجل بن گئے۔

قرنطینہ کی ابتداء

فرامین رسول ﷺ سے ہمیں یہ راہنمائی ملتی ہے کہ مریض کو خاص وقت تک الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے تاکہ جراثیم دوسرے لوگوں میں منتقل ہو کر اثر انداز نہ ہو جائے اور اسی پر عمل کرواتے ہوئے سب سے پہلے ولید [15] بن عبدالملک بن مروان نے قرنطینہ کی داغ بیل ڈالی، جسے آج کی ترقیافتہ دنیا میں بھی موثر ترین طریقہ علاج مانا جاتا ہے۔ حالیہ وباء میں ہر ملک میں قرنطینہ کے مختلف مراکز حکومتی سطح پر قائم کیے گئے۔ مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر بڑے بڑے ہوٹلز کو قرنطینہ میں بدل دیا گیا۔ ہوم کورنٹائن کی بھی کئی شکلیں سامنے آئی جہاں کورونا کے مریضوں کو گھر کے کسی کمرے تک محدود کیا گیا۔ سمارٹ لاک ڈاون کے ذریعے بعض علاقوں کو بند کیا گیا، یہ سب قرنطینہ اور لاک ڈاون کی جدید شکلیں ہیں۔

احتیاط توکل کے منافی نہیں

واضح رہے کہ عامۃ الناس میں مشہور ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے، لاک ڈاون، قرنطینہ اور اس جیسے موت سے بچنے کے حربے توکل علی اللہ کے خلاف ہیں۔ دنیا کی کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ اس لیے شریعت مطہرہ کی واضح دلیلیں موجود ہونے کے باوجود اس کو یہودی سازش قرار دے کر بری الذمہ ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا قرآن مجید کی مثال اور فرامین رسول ﷺ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لاک ڈاون، قرنطینہ توکل کے منافی نہیں بلکہ توکل کا ہی حصہ ہیں۔ جیساکہ انس بن مالک کی روایت میں ہے:

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْقِلُهَا وَ أَتَوَكَّلُ، أَوْ أُطْلِقُهَا وَ أَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: «اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ [16]

(ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں، یا اسے کھلا چھوڑ کر، آپ نے فرمایا: پہلے اسے باندھ پھر توکل کر)

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق بعض اہل علم حدیث رسول کا بھی حوالہ پیش کرتے ہیں:

لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، [17]

(بیماری متعدی نہیں ہوتی، نہ ہی بدشگونی جائز ہے)

لیکن ساتھ ہی فرمان رسول ﷺ ہے جس میں آپ نے کوڑھ کے مریض سے دور رہنے کا نہ صرف حکم دیا بلکہ آپ اس سے خود بھی دور رہے۔ فرمان رسول ہے:

فِرُّوا مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكُمْ مِنَ الْأَسَدِ [18]

(جذام والے سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو)

بظاہر ان احادیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے کہ پہلی روایت میں بیماری کے متعدی نہ ہونے کی خبر دی گئی ہے، جبکہ

دوسری روایت میں جذام [19] کے مریض سے بھاگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اگر بیماری میں متعدی ہونے کی صلاحیت نہیں تھی تو بھاگنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

ان روایات میں ایک غلط نظریے کا رد بھی کیا گیا ہے اور وبائی امراض سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ جیسا کہ عمر بن الشرید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وفد ثقیف میں ایک شخص کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا:

كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ [20]

(بنو قیس کے وفد میں ایک کوڑھی شخص تھا، اس کی جانب حضور ﷺ نے پیغام بھیجا کہ ہم نے آپ کی بیعت کر دی، پس آپ لوٹ جائیں)

"عدویٰ" کا مفہوم یہ ہے کہ ہے کہ بیماری تندرست انسان سے کمزور کی طرف منتقل ہو جائے۔ یا جس طرح امراض متعدی ہوتی ہیں، اسی طرح روحانی اور اخلاقی بیماریاں بھی متعدی ہوتی ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ برا ساتھی بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، جو اپنے دوست کے کپڑے جلا ڈالے گا۔

ان احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی متوکل اور متقی نہیں ہو سکتا۔ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، اللہ کے اذن اور منشا کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اللہ کے رسول تو اس میڈیکل تھیوری سے بھی آگاہ تھے جسے آج میڈیکل سائنسز نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مریض کے پاس جراثیم زیادہ ہوتے ہیں اور مناسب فاصلہ رکھنا، حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہوئے ماسک اور سینیٹائزر کے بغیر اس کے قریب نہ جانا ضروری ہے۔ اسی لیے آپ نے مجذوم سے بچنے کا ایسے حکم دیا جیسے شیر سے بچا جاتا ہے۔

کورونا وائرس کے علاج کا دورانیہ

کورونا وائرس کے شکار افراد میں علامات کے ظاہر ہونے میں پانچ دن کا عرصہ لگتا ہے۔ ابتدائی تحقیقی رپورٹس کے مطابق نئے مریض کی ابتداء سے پہلے علامت ظاہر ہونے کا وقت پانچ سے سات دن کا ہے۔ جراثیم کے اثرات اس مدت میں ظاہر ہو جاتے ہیں اور سات سے چودہ دن کے کی مدت میں مریض کو انفیکشن سے متاثر کرتا ہے۔ عام طور پر ایسے مریضوں کے لیے چودہ دن کا دورانیہ مقرر کیا گیا ہے، کہ اس عرصہ میں علامات واضح ہو جاتی ہیں۔

3۔ سماجی دوری/سوشل ڈسٹنسنگ

وبائی امراض سے بچاؤ کی تیسری تدبیر سماجی دوری، سوشل ڈسٹنس اور فاصلہ رکھنا ہے۔ جدید سائنس نے اسے چھ فٹ متعین کیا ہے، تاکہ وائرس ایک آدمی سے دوسرے کی طرف متعدی نہ ہو۔

واضح رہے کہ بیماری میں اصل یہ ہے کہ وہ متعدی نہیں ہوتی۔ البتہ سبب کے درجے میں بیماری دوسرے افراد کو لگ سکتی ہے۔ اسباب کے درجے میں احتیاط کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ لہٰذا کسی بھی مرض کے لیے ہر حال میں دوسرے کو لگنے کا عقیدہ رکھنا قطعاً غلط ہوگا [21]۔

4۔ ماسک اور سینیٹائزر کا استعمال

وبا کے ایام میں مریضوں سے علیحدگی، مناسب وقفہ رکھنا، ماسک اور سینا ٹائزر کا استعمال، جراثیم سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو گھر میں قرنطینہ کرلینا نہ صرف اقوالِ رسول ﷺ سے ثابت ہے بلکہ اس پر آپ ﷺ کا تعامل بھی ہے۔ بنو ثقیف کے وفد میں بیعت کے لیے حاضر ہونے والے شخص کو مجمع عام میں بلانے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کے بجائے بتایا گیا کہ اس کی بیعت ہو چکی ہے اور وہ اب واپس چلا جائے۔ تعامل رسول سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اسباب اختیار کرنے اور پرہیز کرنے کو توکل کے منافی نہیں سمجھتے تھے بلکہ اسے توکل کا حصہ سمجھتے تھے۔ اس لیے موجودہ زمانہ میں احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے کو توکل کے منافی سمجھنا اور احتیاط کرنے والوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا سیرت رسول سے ناواقفیت کی دلیل ہوگا۔

خیموں میں نماز کی ادائیگی کی حکمت

COVID-19جب عروج پر تھا، تو بہت سارے ممالک میں لاک ڈاون کیا گیا۔ ایئر پورٹ بند کرکے آمدورفت کو روکا گیا۔ مساجد میں عبادت کو آنے والوں کے لیے ایس او پیز متعارف کرائے گے، باہر سے آنے والے عازمین حج پر پابندی عائد کی گئی۔ بظاہر یہ سب کچھ اسلام کے خلاف ایک سازش نظر آرہی ہے، تاہم قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے مطالعہ کے بعد واضح ہوتا ہے کہ وبائی امراض کے دنوں میں لاک ڈاون، احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے گھروں میں محصور ہو جانا، بیماری کا شکار ہونے والے جملہ مریضوں کو قرنطینہ میں جمع کرلینا، بیماری میں ماسک اور سینا ٹائزر کا استعمال کرنا وغیرہ درحقیقت اسلام کا ہی نظریہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اسے وبائی امراض سے نمٹنے کے لیے پیش کیا تھا اور یہ اسلامی تعلیمات کے عین موافق ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں انسانوں کی جان بچانے کے لیے کسی قسم کا قابل ذکر اقدام ہمیں نظر نہیں آتا لیکن حضور ﷺ کی زندگی میں اس کے واضح نمونے موجود ہیں کہ شدید بارش ہے، خوف اور خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے، نماز کا وقت سر پر آن پہنچا ہے اور لوگ مسجد کی طرف نکلنے کو تیار ہیں، مگر زبان نبوت سے اعلان کیا جاتا تھا کہ نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو، اور صحابہ کرام اسی پر عمل پیرا تھے۔ ابن عمر کا ارشاد منقول ہے:

عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ الصَّلَاةَ بِضُجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، " كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ مُنَادِيَهُ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ، أَوِ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ الرِّيحِ فَيُنَادِي: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ "(22)

(نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ضجنان میں بارش والی رات نماز کی امامت کرائی، پھر فرمایا نماز اپنے خیموں میں پڑھ لو، آپ ﷺ ہمیں بارش، سردی یا ہوا والی رات میں حکم دیتے کہ اپنے خیموں میں نماز ادا کرلو)

کورونا کے انسداد کے لیے سائنسی کوششیں

موجودہ دور میں انسانی جانوں کے تحفظ کے لیے سائنسی خدمات قابل ستائش ہیں۔ دور حاضر کے سائنسدان بیماریوں اور وباؤں کے اصل اسباب جاننے کے لیے انسان کے جنیٹکس پر تحقیق کر رہے ہیں کیونکہ اصل انسان تو اس خلیے میں ہی ملفوف ہے۔ اگر اس کی حقیقت آشکارہ ہو جاتی ہے تو انسان کو کافی ساری آفات سے بچایا جا سکتا ہے۔ سائنسدان یہ جاننے میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں کہ کورونا کے بعض مریض کیوں جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں اور بعض مریض کیوں تاخیر سے شفایاب ہوتے ہیں؟ سائنسدانوں کے خیال میں انسانوں کی اس شفایابی کا سارا راز ان کے جین میں چھپا ہوا ہے، اور وہ اس راز سے نقاب کشائی

کرنا چاہتے ہیں۔

نتائج بحث

1) وبائی امراض کے زمانہ میں گھروں میں محصور رہنا، مریضوں سے علیحدگی، مناسب وقفہ رکھنا، ماسک، سینیٹائزر کا استعمال، اپنے آپ کو گھر میں قرنطینہ کر لینا نہ صرف اقوال رسول ﷺ سے ثابت ہے بلکہ اس پر آپ ﷺ کا تعامل بھی ہے۔

2) جان بچانے کا شعور اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق میں رکھا ہے، حتیٰ کہ چیونٹیوں میں بھی۔ بیماری سے بچنے کے لیے تدابیر اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں۔ نیز وبائی امراض میں فوت ہونے والے مسلمان کو شہادت کی موت نصیب ہوتی ہے۔

3) وبائی دور میں آپ ﷺ کا طرز عمل ہمیشہ یہ رہا ہے کہ آپ اصحاب رسول کو احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کا حکم دیتے تھے۔ انھیں بیماری سے ہر ممکن طور پر جان بچانے کی تلقین کرتے اور بیمار زدہ علاقوں میں باہر سے لوگوں کو نہ جانے کا حکم دیتے تھے۔

4) قرنطینہ کی داغ بیل ڈالنے والے پہلے آدمی ولید بن عبدالملک بن مروان بن حکم ہیں۔ موجودہ دور میں ہر ملک میں قرنطینہ کے مختلف مراکز حکومتی سطح پر قائم کیے گئے۔ مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر بڑے بڑے ہوٹلز کو قرنطینہ میں بدل دیا گیا۔ ہوم کورنٹائن کی بھی کئی شکلیں سامنے آئی جہاں کورونا کے مریضوں کو گھر کے کسی کمرے تک محدود کیا گیا۔ سمارٹ لاک ڈاون کے ذریعے بعض علاقوں کو بند کیا گیا، یہ سب قرنطینہ اور لاک ڈاون کی جدید شکلیں ہیں۔

5) سائنسی ماہرین کی جانب سے کورونا وائرس کی روک تھام کے لیے جہاں ویکسین تیار کی گئی، وہاں پہاڑی علاقوں اور جنگلات کا رخ بھی کیا گیا ہے تاکہ جڑی بوٹیوں کی تلاش کی جائے جو کورونا کی روک تھام کے لیے معاون ثابت ہو سکیں اور بنی نوع انسان کو اس سے بچایا جائے۔

عالمی ادارہ صحت (WHO) کو کورونا کے خلاف جاری جنگ میں مرکز مانا جاتا ہے، جو کورونا سے متعلق دس ہزار تحریریں روزانہ کی بنیاد پر حاصل کرکے ماہرین کے پاس بھیجتا رہا تاکہ کورونا کے خلاف برسرپیکار افراد کی تحقیقات میں ہم آہنگی پیدا ہو اور انکشافات، تجربات اور مشاہدات کو لیبارٹریز میں پرکھا جائے۔ کورونا کے خلاف جاری جنگ میں سائنسدانوں کے لیے جامعات نے خطیر رقم کے اعلانات بھی کر رکھے ہیں، تاکہ بنی نوع انسانوں کی جان بچائی جا سکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] ۔ یہ بیماری 1918 میں سپین میں سسکتی انسانیت پر مسلط ہوئی اور اس وقت اس سے تقریباً پانچ کروڑ لوگ فوت ہوئے۔ انفلوانزا کی اس

بیماری سے اٹھارہ سال سے تیس سال تک کے جوان متاثر ہوتے رہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:

https://www.bbc.com/urdu/world-52607724
,accessed November 29, 2022, https://www.urdupoint.com/daily/livenews/2020-03-28/news-2318911.html.

[2] ۔سارس وائرس چین میں پھیلنے والا ایک وائرس تھا جو 2003 میں پھیلا۔ اس سے 8100 کیسز سامنے آئے اور ان میں تقریباً 774 افراد لقمہ اجل بن گئے تھے۔ اس وقت کورونا کی مہلک بیماری اس سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں متعدد لوگ موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔

"Severe Acute Respiratory Syndrome (SARS)," accessed November 29, 2022, https://www.who.int/health-topics/severe-acute-respiratory-syndrome.

[3] ۔ شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی (التوفی: 626ھ) معجم البلدان، الناشر: دار صادر، بیروت، الطبعۃ: الثانیۃ، 1995م، ج4، ص157،

Shihāb al-Dīn ibn-ʿAbdullāh Yāqūt al-Rūmī al-Ḥamawī (626 AH), Mu'jam ul-Buldān, al-Nashr: Dar-e-Sadr, Beirut, al-Tabata: al-Thaniyah, 1995, vol. 4, p. 157.

[4] ۔ عبد المؤمن بن عبد الحق، ابن شمائل القطیعی البغدادی، الحنبلی، صفیّ الدین (التوفی: 739ھ)، مراصد الاطلاع علی اسماء الامکنۃ والبقاع، الناشر: دار الجیل، بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1412ھ، ج2، ص963،

'Abd al-Mu'min ibn 'Abd al-Haq, Ibn Shumail al-Qatai al-Baghdadi, al-Hanbali, Safi al-Din (739 AH), Marasad al-'Itala'ala al-Asma'a al-'Amqana wa'l-Baqa'a, al-Nashir: Dar al-Jalil, Beirut, al-Tabata: al-Awla, vol. 2, p. 963.

[5] ۔مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:

https://www.bbc.com/urdu/science-51632070

[6] ۔سورۃ النمل: 18

Surah Al-Namal: 18

[7] ۔ محمد بن إسماعیل ابو عبداللہ البخاری، الجامع المسند الصحیح المختصر من إمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ = صحیح البخاری، الجعفی، الناشر: دار طوق النجاۃ الطبعۃ: الأولی، 1422ھ۔ رقم الحدیث 5728، ج7، ص130

Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abd Allah al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, al-Ja'afi, al-Nashr: Dar-ul-Tuq al-Naja'at al-Taba'ah: Al-Awla, 1422 AH , Raqam al-Hadith 5728 , vol. 7, p. 130.

[8] ۔ابو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی (التوفی: 275ھ) سنن ابی داود، الناشر: المکتبۃ العصریۃ، صیدا—بیروت، رقم الحدیث: 3911 ج4، ص17

Abū Dāwūd (Dāūd) Sulaymān ibn al-Ash'ath bin Bashir bin Shadaad bin Amr al- al-Azdī al-Sijistānī (275 AH) Sunan Abū Dāwūd, Al-Nashr: Al-Maktaba al-Asriyyah, Sida-Beirut , Raqam al-Hadith: 3911 vol. 4, p. 17.

[9] ۔ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر بن عیسی بن عبید اللہ القرشی الأسدی الحمیدی المکی (التوفی: 219ھ) مسند الحمیدی، الناشر: دار السقا، دمشق – سوریا، الطبعۃ: الأولی، 1996م ج1، ص560، رقم الحدیث: 722

Abu Bakr ʿAbdallāh bin. Al-Zubayr bin. 'Isa bin. 'Ubayd ul Allah al-Qurashi al-Asadi al- Ḥumaydī, al-Maki (219 AH), Musnad al- Ḥumaydī, al-Nashr: Dar al-Saqa, Damascus-Syria, al-Tabata: Al-Awli, 1996, vol. 1, p. 560, Raqat al-Hadith: 722.

[10] ۔ محمد بن إسماعيل ابو عبدالله البخاری الجعفی، الجامع المسند الصحيح المختصر من إمور رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وإيامه = صحيح البخاری، رقم الحدیث 3474، ج4، ص 175

Muhammad ibn Isma'il Abu 'Abd Allah al-Bukhārī , al-Ja'afi, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, al-Nashr: Dar-ul-Tuq al-Naja'at al-Taba'ah: Al-Awla, 1422 AH , Raqat al-Hadith, Hadith 3474, vol. 4, p. 175.

[11] ۔ إبو عبدالله إحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن إسد الشيبانی (المتوفی: 241ھ-)، مسند الإمام إحمد بن حنبل، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولی، 1421ھ-- 2001 م، رقم الحدیث 26129، ص 253

Abū ʿAbdillāh Aḥmad Ibn Muḥammad Ibn Ḥanbal bin Hilal bin Asad al-Shaybani (241 AH), Musnad al-Imam Ahmad bin Hanbal, Al-Nashr: Muassat al-Risala, al-Tabata: Al-Awla, 1421 AH - 2001, Raqam al-Hadith 26129, p. 253.

[12] ۔ کورانٹین یا قرنطینہ کا لفظ اطالوی زبان کا لفظ ہے، اطالوی زبان میں کورانتا چالیس کے ہندسے کے لیے بولا جاتا ہے۔ موجودہ وبائی ایام میں میڈیکل کی دنیا میں استعمال ہونے والے اس لفظ سے مراد بیرون ممالک سے آنے والے انسانوں یا لائے گئے جانوروں کو چالیس دن تک الگ تھلگ اور تنہائی میں رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو: https://www.bbc.com/urdu/world-51941382

[13] ۔ سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا، جب سامری پیدا ہوا تو فرعون کی طرف سے اسرائیلی لڑکوں کے قتل کا حکم جاری تھا۔ قتل کے خوف سے اس کی والدہ نے اسے غار میں چھوڑا۔ جبرائیل اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو: تفسیر روح المعانی، محمود آلوسی آفندی، ج2، ص 78، ومعارف القرآن مفتی شفیع عثمانی، سورۃ طہ، آیت: 85

Tafseer Rooh al-Ma'ani, Mahmud Alusi Afandi, vol. 2, p. 78, Ma'arif-ul-Quran Mufti Shafi Usmani, Surah Taha, verse 85

[14] ۔ سورۃ طہ: 97

Surah Al-Taha: 97

[15] ۔ بنوامیہ کے چھٹے نامور خلیفہ تھے جو نہایت فیاض، رفاہ عامہ کے کاموں میں دلچسپی لینے والے تھے۔ 23 فروری 715ء میں وفات پائی۔ مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ الامم والملوک، محمد بن جریر طبری

"Al-Walid I," in Wikipedia, October 11, 2022, https://en.wikipedia.org/w/index.php?title=Al-Walid_I&oldid=1115478672.

[16] ۔ محمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، إبو عیسی (المتوفی: 279ھ-)، سنن الترمذی، الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی – مصر الطبعة: الثانیة، 1395ھ-- 1975 م، رقم الحدیث، 2517 ج4، ص 668

Muḥammad ibn ʿĪsā bin Surah bin Musa binal-Dahaq, al- Tirmidhī, Abu Aisi (279 A.H.), Sunan al- Tirmidhī, al-Nashr: Sharqat Al-Maktaba wa Taba'at

Mustafa al-Babi al-Halabi - Mus'l-Taba'ah: Al-Thaniyah, 1395 AH - 1975, Raqat al-Hadith, 2517 vol. 4, p. 668.

[17] ۔ابو بکر بن إبی شیبة، عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ-) الأدب لابن إبی شیبة، الناشر: دار البشائر الإسلامیة—لبنان، الطبعة: الأولی، 1420ھ- - 1999م،، رقم الحدیث 168، ج1، ص 212

Abū Bakr bin, ʿAbd Allāh ibn Muḥammad Ibn Ibrāhīm ibn ʿUthmān bin Khawasti al-ʿAbasī al-Kūfī (235 AH), Al-Adab Le ibn Abī Shaybah, Al-Nashr: Dar al-Bashair al-Islamiyyah - Lebanon, Al-Tabata: Al-Uwla, 1420 AH - 1999, Raqam al-Hadeeth 168, vol. 1, p. 212.

[18] ۔ معمر بن إبی عمرو راشد الأزدی مولاہم، إبو عروة البصری، نزیل الیمن (المتوفی: 153ھ-) الجامع ، الناشر: المجلس العلمی بباکستان، وتوزیع المکتب الإسلامی بیروت، الطبعة: الثانیة، 1403ھ، رقم الحدیث 19508،-ج10، ص 404

Maʿmar ibn Rāshid al-Azdi , Abu 'Urwa al-Basri, Nazeel al-'yman (153 AH), al-Jame, al-Nashr: Al-Majlis al-Ilmiyyah Pakistan, Watuze al-Maktab al-Islami, Beirut, al-Tabaqat: al-Thaniyah, 1403 AH, Raqam al-Hadeeth 19508, vol. 10, p. 404

[19] ۔جذام ایک بیماری ہے، جس کو طاعون کی ایک قسم کہا گیا ہے۔اس اتنی شدید ہوتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔نیز آپ ﷺ نے اپنے فرمان میں جذام سے بھاگنے کا جو حکم دیا، اس سے مراد یہ ہے کہ یہ اسباب سے اجتناب کے باب میں ہے۔اسباب کی ذاتی قبیل سے نہیں۔

"Leprosy," accessed November 29, 2022, https://www.who.int/news-room/fact-sheets/detail/leprosy.

[20] ۔ مسلم بن الحجاج إبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-) المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، الناشر: دار إحیاء التراث العربی—بیروت،، رقم الحدیث 2231، ج4، ص 1752

Abū al-Ḥusayn 'Asākir ad-Dīn Muslim ibn al-Ḥajjāj ibn Muslim ibn Ward ibn Kawshādh al-Qushayrī , Ṣaḥīḥ Muslim, al-Nashr: Dar-i-Ihya al-Tarath al-Bayrut , Raqam al-Hadeeth 2231, vol. 4, p. 1752

[21] ۔مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو دارالافتاء بنوری ٹاون : https://www.banuri.edu.pk/readquestion/bemari-ke-mutaadi-hone-aur-chot-chat-ka-aqeda-144110200971/07-06-2020

[22] ۔ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر بن عیسی بن عبید اللہ القرشی (المتوفی: 219ھ-) مسند الحمیدی، الناشر: دار السقا، دمشق—سوریا، الطبعة: الأولی، 1996م، رقم الحدیث 778، ج1، ص 559

Abu Bakr 'Abdallāh, bin Al-Zubayr bin 'Essa bin 'Ubayd Allah al-Qurashi (219 A.H.), Musnad al-Ḥumaydī al-Nashr: Dar al-Saqa, Damascus-Syria, al-Tabata: Al-Awla, 1996, Raqam al-Hadith 778, vol. 1, p. 559.